REGD NO. L-5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

خطبہ نمبر ۸ — یوم سہ شنبہ — فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۶/۱۱ — ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش — ۲۶ فروری ۱۹۵۷ء — نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کراچی میں مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

کراچی ۲۴ فروری۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور ایک گھنٹہ تک اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ شام کو حضور سے بعض مقتدر اصحاب ملنے کے لئے تشریف لائے۔ جنہیں حضور نے ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

۲۲ فروری بروز جمعہ

کراچی (بذریعہ تار) مکرم جناب اختر صاحب اپنی تار مرسلہ ۲۳ فروری میں مطلع فرماتے ہیں :-

آج حضور نے یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج شام حضور نے بیچ لگژری ہوٹل میں جماعت کی استقبالیہ دعوت میں شرکت فرمائی۔ اور اس موقعہ پر کثیر التعداد معزز مہمانوں سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ حضور نے کشمیر میں بیداری کی تحریک اور اہل کشمیر کی حالت کو بہتر بنانے کی جدوجہد سے اپنے ذاتی تعلق کو واضح کرتے ہوئے اُن مساعی پر روشنی ڈالی جو اہل کشمیر کو آزادی کے قریب تر لانے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں۔ حضور نے اہل پاکستان کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور خدا پر بھروسہ رکھیں :

اس سے قبل ۲۱ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج حضور نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نیز حضور ظہر اور عصر کی نماز کے بعد اپنے خدام کے درمیان دو گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک تشریف فرما رہے۔ حضور آجکل ایک نامور ڈینٹل سرجن کے زیر علاج ہیں۔ حضور نے شام کو احمدیہ ہال میں جلسہ سے خطاب فرمایا۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا حضور نے واضح فرمایا کہ یہ الٰہی تقدیر ہے کہ احمدیت اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوگی حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور اسی پر توکل کریں۔ وہ ان پر اپنی رحمتیں برسانے کے لئے ہر دم تیار ہے۔ احباب حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج قاہرہ میں چار عرب ملکوں کے سربراہوں کے درمیان بات چیت شروع ہو رہی ہے

اس کانفرنس میں شاہ سعود صدر آئزن ہاور سے اپنی گفتگو کے متعلق رپورٹ پیش کرینگے

قاہرہ ۲۵ فروری۔ آج صبح قاہرہ میں چار عرب ملکوں کے سربراہوں کے درمیان باضابطہ بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے سعودی عرب کے شاہ سعود، اردن کے شاہ حسین اور شام کے صدر شکری القوتلی قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔ کل رات مصر کے صدر ناصر نے ان تینوں سربراہوں کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ کل شاہ حسین نے صدر شکری القوتلی سے ایک گھنٹہ بات چیت کی۔ اس کے بعد وہ صدر ناصر سے ملے۔ کل سارا دن ان سربراہوں اور ان کے وزرائے اعظم کے درمیان نجی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آج شاہ سعود، صدر ناصر، شاہ حسین اور صدر القوتلی کے درمیان جو بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ اس کا کوئی ایجنڈا شائع نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم خیال ہے کہ اس میں شاہ سعود جو حال ہی میں امریکہ سپین اور شمالی افریقہ کا دورہ مکمل کرکے واپس آئے ہیں۔ صدر آئزن ہاور سے ان کے منصوبہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی بات چیت کے بارے میں رپورٹ پیش کرینگے نیز خلیج عقبہ اور غزہ کے علاقہ میں اسرائیلی فوجوں کی موجودگی اور شمالی افریقہ کے مسائل بھی زیر غور آئینگے۔ ان چاروں عرب سربراہوں کی ملاقات ایک ماہ پہلے ہوئی تھی۔ جس میں اردن کو مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا :

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

وسیع پیمانے پر جلسے کا انعقاد۔ حضور ایدہ اللہ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار

لیگس (نائیجیریا) مکرم جناب نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو سارے نائیجیریا میں یوم مصلح موعود کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ لیگس میں اس روز پریذیڈنٹ جنرل جناب بکرے کی صدارت میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدیہ سکول لیگس کے ہیڈ ماسٹر صاحب دیگر مبلغین کرام اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور اس عظیم الشان پیشگوئی کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود میں پورا ہونا واضح کیا۔ احباب جماعت بڑی کثیر تعداد میں جلسے میں شریک ہوئے سکول کے بچوں نے بھی بہت ذوق و شوق کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ اور گہری دلچسپی کا اظہار کیا :

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نائیجیریا سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت اور کامل وفاداری کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل صحت کے ساتھ دراز عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کا بابرکت سایہ جماعت کے سر پر تا دیر سلامت رکھے آمین۔

مبلغ لبنان مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۵ فروری۔ مبلغ لبنان مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر لبنان میں قریباً چھ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج رات نصف شب کے قریب کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ آپ بیروت سے ۲۲ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات چناب ایکسپریس ساڑھے چار گھنٹے سے بھی زیادہ لیٹ تھی۔ جس کی وجہ سے گاڑی سات بجے کی بجائے ۱۲ بجے کے قریب ربوہ پہنچی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا ربوہ واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو دو دن سے اعصابی تکلیف زیادہ ہے۔ اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ اور انتڑیوں میں بھی درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں :

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبۂ جمعہ

اپنے فرض کی اہمیت کو محسوس کرو تا تم اللہ تعالیٰ کی برکتیں حاصل کر سکو

تمہارے قلوب میں لوگوں کی اتنی ہمدردی ہونی چاہیئے کہ ہر شخص تمہیں اپنا سچا خیرخواہ سمجھے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

یہ خطبہ شعبہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زودنویسی از ناصر آباد

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
مکہ مکرمہ میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے صرف ایک بیٹے گئے تھے۔ جن سے صرف نسلی ترقی کے ذریعہ دو ہزار سال کے عرصہ میں تین لاکھ افراد عرب میں پھیل گئے تھے۔ ہمارے احمدی جو یہاں سندھ میں رہائش رکھتے ہیں۔ وہ ساری اسٹیٹوں وغیرہ کو ملا کر اس وقت دس ہزار کے قریب ہیں۔ اور ہمیں یہاں آئے ہوئے قریباً پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اگر دو ہزار سال کے عرصہ کو تقسیم کر کے دیکھا جائے۔ اور اس میں سے اتنی کمی کر دی جائے۔ جتنے عرصہ میں ان کی تعداد ہماری اس تعداد کے قریب پہنچی تھی۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ سو سال میں وہ پندرہ ہزار اور قریباً ۶۷ سال میں دس ہزار ہوئے تھے۔ اور ان کی یہ ترقی صرف نسل کے ذریعہ ہوئی تھی۔ لیکن

ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت

ہے۔ اور مذہبی جماعتیں صرف نسلی طور پر ہی نہیں بڑھتیں۔ بلکہ تبلیغ سے بھی بڑھتی ہیں۔ چونکہ اس وقت ہمارے یہاں دس ہزار آدمی ہیں۔ اس لئے اگر دس ہزار آدمی ایک ایک آدمی کو بھی سلسلہ میں داخل کرے۔ تو اگلے سال ان کی تعداد بیس ہزار ہو جائے گی۔ اس سے اگلے سال چالیس ہزار ہو جائے گی۔ اس سے اگلے سال اسی ۸۰ ہزار ہو جائیگی اور اس طرح

دس سال میں

۳۵ لاکھ بیس ہزار تک ان کی تعداد پہنچ جائے گی۔ جو سندھ کی آدھی آبادی ہے۔ اور یہ ترقی صرف تبلیغ کے ذریعہ ہوگی۔ نسل کے ذریعہ ان کی جو ترقی ہوگی۔ وہ اس سے علیحدہ ہوگی۔ اور اگر ہر احمدی ایک ایک نہیں بلکہ دو دو آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کرے۔ تو ان کی تعداد دس ہزار سے

تیس ہزار ہو جائیگی

دوسرے سال نوے ہزار ہو جائے گی تیسرے سال دو لاکھ ستر ہزار ہو جائے گی۔ چوتھے سال آٹھ لاکھ دس ہزار ہو جائے گی۔ پانچویں سال چوبیس لاکھ تیس ہزار ہو جائے گی۔ چھٹے سال بہتر لاکھ نوے ہزار ہو جائے گی۔ اور ساتویں سال دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ستر ہزار ہو جائے گی۔ جو

سندھ کی آبادی سے تین گنا سے بھی زیادہ

ہے۔ اگر گزشتہ سالوں میں جماعت کے تمام دوست اسی رنگ میں اپنی کوشش جاری رکھتے۔ اور ہر سال دو دو افراد کو اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کرتے۔ تو سارے سندھ میں اس وقت احمدی ہی احمدی ہوتے۔ بلکہ اگر وہ ہر سال صرف ایک ایک احمدی کرتے۔ تب بھی ان کی تعداد گزشتہ سالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی بڑھ جاتی۔ کہ صرف سندھ ہی نہیں۔ بلکہ مغربی پاکستان کی آبادی کے برابر ان کی تعداد پہنچ جاتی۔ درحقیقت اپنے آپ کو دوگنا کرتے چلے جانا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے

مشہور ہے

کہ جس شخص نے شطرنج کی کھیل ایجاد کی تھی۔ اس نے یہ کھیل بادشاہ کو بھی دکھائی۔ بادشاہ کو یہ کھیل بڑی پسند آئی۔ اور اس نے کہا کہ تم نسخہ بیچ ڈالو اور دس ہزار روپیہ انعام کے طور پر لے لو۔ وہ اچھا حساب دان آدمی تھا کہنے لگا حضور میں دس ہزار روپیہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کے ایک خانہ میں ایک کوڑی رکھوائیں۔ دوسرے خانہ میں دو کوڑیاں رکھوائیں۔ تیسرے خانہ میں چار کوڑیاں چوتھے خانہ میں آٹھ کوڑیاں رکھوائیں پانچویں خانہ میں سولہ کوڑیاں رکھوائیں اور اس طرح آخر تک دوگنا کرتے چلے جائیں۔ اور پھر جو کچھ بنے مجھے

انعام کے طور پر

دے دیں۔ شطرنج کے کل چونسٹھ خانے ہوتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا میں نے تو سمجھا تھا۔ کہ تم بڑے عقلمند ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے، کہ تم جاہل آدمی ہو۔ کہ

دس ہزار روپیہ لینے کی بجائے

مجھ سے کوڑیاں مانگتے ہو۔ وہ کہنے لگا حضور مجھے تو یہی چاہیئے۔ اس نے وزیر خزانہ کو بلایا۔ اور کہا کہ کوڑیوں سے شروع کرو۔ اور ہر اگلے خانہ میں دوگنی کوڑیاں رکھتے جاؤ۔ اور پھر جتنی رقم بنے وہ اسے انعام کے طور پر دے دو۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد ہی دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ حضور

ہمارا سارا خزانہ ختم ہو گیا ہے

اور ابھی اس کے کئی خانے خالی پڑے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ پہلے خانہ میں اس نے ایک کوڑی رکھی۔ دوسرے خانہ میں دو کوڑیاں ہوئیں۔ تیسرے خانہ میں چار کوڑیاں۔ چوتھے خانہ میں آٹھ کوڑیاں پانچویں خانہ میں سولہ کوڑیاں چھٹے خانہ میں بتیس کوڑیاں ساتویں خانہ میں چونسٹھ کوڑیاں۔

پرانے زمانہ میں

چار پیسے کا ایک گنڈہ آیا کرتا تھا۔ جس میں چونسٹھ کوڑیاں ہوتی تھیں۔ اس لئے ساتویں خانہ میں ہم ایک آنہ رکھ لیتے ہیں۔ اب آٹھویں خانہ میں دو آنے ہوئے نویں خانہ میں چار آنے ہوئے دسویں خانہ میں آٹھ آنے۔ گیارھویں میں ایک روپیہ۔ بارھویں خانہ میں دو روپے۔ تیرھویں خانہ میں چار روپے۔ چودھویں خانہ میں آٹھ روپے پندرھویں خانہ میں سولہ روپے سولھویں خانہ میں بتیس ۳۲ روپے۔ سترھویں خانہ میں چونسٹھ روپے۔ اٹھارویں خانہ میں ایک سو اٹھائیس روپے۔ انیسویں خانہ میں دو سو چھپن روپے

بیسویں خانہ میں

پانچ سو بارہ روپے۔ اکیسویں خانہ میں ایک ہزار چوبیس روپے۔ بائیسویں خانہ میں دو ہزار اڑتالیس روپے۔ تیئسویں خانہ میں چار ہزار چھیانوے روپے۔ چوبیسویں خانہ میں آٹھ ہزار ایک سو بانوے روپے۔ پچیسویں خانہ میں

سولہ ہزار تین سو چوراسی

روپے۔ چھبیسویں خانہ میں بتیس ہزار سات سو اڑسٹھ روپے۔ ستائیسویں خانہ میں پینسٹھ ہزار پانچ سو چھتیس روپے اٹھائیسویں خانہ میں ایک لاکھ اکتیس ہزار بہتر روپے۔ انتیسویں خانہ میں دو لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چوالیس روپے۔ تیسویں خانہ میں پانچ لاکھ چوبیس ہزار دو سو اٹھاسی روپے۔ اکتیسویں خانہ میں دس لاکھ اڑتالیس ہزار پانچ سو چھہتر روپے۔ بتیسویں خانہ میں بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون روپے۔ ۳۳ تینتیسویں خانہ میں اکتالیس لاکھ چورانوے ہزار تین سو چار روپے۔ چونتیسویں خانہ میں تراسی لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو آٹھ روپے۔ پینتیسویں خانہ میں ایک کروڑ ستاسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ روپے۔ چھتیسویں خانہ میں تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس روپے سینتیسویں خانہ میں چھ کروڑ اکہتر لاکھ آٹھ ہزار آٹھ سو چونسٹھ روپے اڑتیسویں خانہ میں تیرہ کروڑ بیالیس لاکھ سترہ ہزار سات سو اٹھائیس روپے۔ انتالیسویں خانہ میں چھبیس کروڑ چوراسی لاکھ پینتیس ہزار چار سو چھپن روپے۔ چالیسویں خانہ میں ۵۳ ترپن کروڑ اڑسٹھ لاکھ ستر ہزار نو سو بارہ روپے۔ اور اکتالیسویں خانہ میں ایک ارب سات کروڑ سینتیس لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو چوبیس روپے۔ اور ابھی ۲۳ خانے باقی رہتے ہیں، ہم نے ایک دفعہ حساب لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ چونسٹھویں خانہ میں ۹ پدم ۱۷ کھرب ننانوے ارب تک رقم پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ اتنی بڑی رقم ہے، کہ امریکہ جو بڑا دولتمند ملک ہے۔ وہ بھی اتنا روپیہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو اگر

ہر احمدی کوشش کرتا

اور سال بھر میں ایک ایک شخص کو ہی احمدی بنانے کی کوشش کرتا۔ تو چند سال کے اندر اندر سارا سندھ احمدی ہو جاتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں، کہ دوستوں کے اندر وہ تڑپ نہیں پائی جاتی۔ جو ان کے اندر پائی جانی چاہیئے۔ بے شک نسلی بڑھوتی بھی ایک قابل قدر چیز ہے۔ اور اس کے ذریعہ بھی قومیں دنیا میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ مگر وہ ترقی اس طرح نہیں ہوتی۔ جس طرح تبلیغ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نسلی ترقی کے لئے کم ہیں بیس سال میں لڑکا جوان ہوگا۔ اور اس کی شادی ہوگی۔ اور پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ لیکن روحانی بڑھوتی کے لئے بیس سال کے انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ہر سال بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آپ لوگوں کے ہاں اگر ہر سال بھی ایک ایک بچہ پیدا ہو۔ تب بھی وہ آگے بچہ رکھنے کے قابل تب ہوگا۔ جب کم سے کم پندرہ سال کا ہوگا۔ اور پھر اس کا بچہ تب بچہ پیدا کر سکے گا۔ جب وہ بھی پندرہ سال کی عمر کو پہنچے گا۔ گویا تیس سال میں نسلی طور پر ایک سے تین بنتے ہیں۔ لیکن اگر ہر شخص ایک ایک دو دو احمدی بناتا چلا جائے۔ تو تیس سال میں سارے سندھ اور سارے مغربی پاکستان کے برابر احمدی ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جو احساس

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد

میں پایا جاتا تھا۔ کہ انہیں ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کریں۔ اور اس کے خانہ کعبہ کی خدمت بجا لائیں۔ وہ احساس ہماری جماعت کے دوستوں میں نظر نہیں آتا۔ بے شک ہم اس علاقہ کو وادیٔ غیر ذی زرع نہیں کہہ سکتے، کیونکہ زراعت کے لحاظ سے یہ بڑا زرخیز علاقہ ہے۔ لیکن اسے غیر آباد ضرور کہہ سکتے ہیں۔ وادیٔ غیر ذی زرع مکہ کی وادی تھی۔ جہاں گھاس کی ایک پتی تک بھی نہیں ہوتی تھی۔ مگر اس کے باوجود

نسلِ اسماعیلؑ نے اپنے فرض کو سمجھا

اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ تک ان کی تین لاکھ تعداد ہو گئی۔ اور اب تیرہ سو سال میں وہاں کی آبادی ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ بلکہ شاید کچھ زیادہ ہی ہو۔ تو نسلی لحاظ سے بھی بے شک ترقی ہوتی ہے۔ لیکن جو ترقی مذہبی اور روحانی رنگ میں ہوتی ہے۔ وہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد صرف نسلی لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ تک تین لاکھ تک پہنچی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو روحانی نسل چلی۔ اس کی تعداد آج ایک ارب سے بھی زیادہ ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت بھی تبلیغ پر زور دیتی۔ اور ہر شخص ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی کوشش کرتا۔ تو ساری دنیا پر آج مسلمان ہی مسلمان ہوتے۔ اور ہر لحاظ سے انہیں غلبہ واقتدار حاصل ہوتا۔ تم بھی اگر صحیح طریق پر کام کروگے۔ اور تبلیغ کو وسیع کرتے چلے جاؤگے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھوتی بخشے گا۔ اور تمہیں ترقی عطا کریگا۔ لیکن اگر غفلت سے کام لوگے۔ تو تم وہ برکتیں حاصل نہیں کر سکوگے۔ جو سچے خدمتگذاروں کو حاصل ہؤا کرتی ہیں۔ خدا کے لئے اپنے رشتہ داروں اور بہن بھائیوں کو چھوڑ دینا کوئی معمولی قربانی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خواہ کوئی ایک آنہ فی روپیہ چندہ دے رہا ہو۔ تب بھی یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ گاندھی جی نے ایک دفعہ حساب لگاکر بتایا تھا۔ کہ ہندوستان میں ایک فرد کی فی سال صرف چھ پیسے آمد ہے۔ لیکن ہماری جماعت کو اگر تم دس لاکھ سمجھ لو۔ تب بھی بارہ لاکھ روپیہ سالانہ تو صرف صدر انجمن احمدیہ کا چندہ ہوتا ہے۔ اور تحریک جدید کا چندہ ملا کر سترہ اٹھارہ لاکھ روپیہ تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ بجائے چھ پیسے کے ہر احمدی ڈیڑھ روپیہ سے پونے دو روپیہ تک دے رہا ہے۔ گویا جماعت میں داخل ہو کر انہیں رشتہ داروں کو بھی چھوڑنا پڑا۔ اور مالی لحاظ سے بھی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ اگر ان قربانیوں کے باوجود کوئی شخص سستی سے کام لیتا ہے۔ اور

خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت

کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ اس کو تو چاہیئے۔ کہ وہ ایسے طور پر اپنی زندگی بسر کرے۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت میں اس سرگرمی اور جوش سے حصہ لے۔ کہ وہ سمجھے کہ اگر میں نے یہ کام نہ کیا۔ تو میری زندگی میں کوئی مزا نہیں رہے گا۔ ۱۹۳۵ء میں ہم نے یہاں زمینیں خریدی تھیں۔ اور اب ۱۹۵۶ء گذر چکا ہے۔ گویا ہمیں یہاں آئے ہوئے اکیس سال ہو چکے ہیں۔ اور بعض اس سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ چنانچہ بعض صحابی ایسے ہیں۔ جو اڑتالیس اڑتالیس سال سے یہاں رہائش رکھتے ہیں۔ اگر وہ سارے کے سارے اپنے فرض کو ادا کرتے۔ تو اب تک سندھ میں ہماری جماعت کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی ہوتی۔ اور اگر ہر سال پہلے سال سے دگنا ہونے کی کوشش کرتے۔ تو اکیس سالوں میں وہ کئی ارب تک پہنچ جاتے۔ پس دوستوں کو اپنے اس

فرض کی اہمیت کا احساس

کرنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کیا گیا ہے۔ اور اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو جنہیں حق بات پہنچانا کسی فساد اور لڑائی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ حق پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر ہر رشتہ دار کا اپنے رشتہ دار پر اور ہر دوست کا اپنے دوست پر اور ہر بھائی کا اپنے بھائی پر حق ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی بیوی ایسی نہیں ہو سکتی جو یہ کہے کہ میرا خاوند خواہ جہنم میں چلا جائے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اور نہ کوئی خاوند ایسا ہو سکتا ہے۔ جو کہے کہ خواہ میری بیوی جہنم میں چلی جائے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ پس خاوند کا اپنی بیوی کو یا بیوی کا اپنے خاوند کو حق بات پہنچانا تبلیغ کرنا نہیں بلکہ

اپنے فرض کو ادا کرنا ہے

اس طرح بھائی کا اپنے بھائی کو حق پہنچانا تبلیغ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ بھائی کا اپنے بھائی کو حق پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اسی طرح دوست کا اپنے دوست کو حق پہنچانا تبلیغ نہیں بلکہ اس کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اپنے اس فرض کو ادا نہیں کرتا۔ تو وہ دوست نہیں بلکہ دشمن سمجھا جائیگا۔ اور اس کا دوست بھی اسے اپنا خیرخواہ نہیں بلکہ بدخواہ قرار دے گا۔ کہ اس نے اسے سچائی سے محروم رکھا۔ اگر اس رنگ میں ہر رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو اور ہر دوست اپنے دوست کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے حق پہنچائے۔ تو

میں سمجھتا ہوں

کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کے چار چار پانچ پانچ دوست نہ ہوں۔ اور پھر ان دوستوں کے آگے چار چار پانچ پانچ دوست نہ ہوں۔ اگر ایک شخص اپنے دوستوں کے پاس جاتا اور انہیں صداقت سے آگاہ کرتا ہے اور وہ اس صداقت کو آگے اپنے دوستوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی احمدیت کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچ سکتی ہے۔

دنیا میں عام طور پر انسان

دوسروں کے حالات کا اندازہ

اپنے حالات سے کیا کرتا ہے۔ اور جس حالت میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اسی حالت میں وہ ساری دنیا کو سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی نائی تھا۔ جسے کسی امیر آدمی نے خوش ہو کر دو ہزار اشرفی انعام دے دی۔ وہ مہینہ بھر میں مشکل سے آٹھ دس روپے کمایا کرتا تھا۔ اسے یکدم جو تیس ہزار روپیہ مل گیا۔ تو اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ وہ جہاں بھی جاتا تھیلی

اپنے ساتھ لئے پھرتا چونکہ امیروں کا نائی تھا۔ اسے یہ خطرہ نہیں تھا۔ کہ کوئی اسے اٹھالیگا۔ اس لئے وہ بے دھڑک اسے اپنے ساتھ رکھتا۔ اور جب لوگ اس سے پوچھتے۔ کہ بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ تو کہتا حضور کوئی کمبخت ایسا نہیں ہوگا۔ جس کے پاس تیس ہزار روپیہ بھی نہ ہو۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کرکے مذاق کے طور پر اسکی تھیلی اٹھالی۔ تھیلی کے گم ہوجانے سے اس کا بُرا حال ہوگیا۔ اور بھوکا مرنے لگا۔ ایک دن وہ کسی امیر کی حجامت بنانے لگا۔ تو اس نے پوچھا۔ بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ وہ کہنے لگا۔ حضور شہر کا کیا پوچھتے ہیں۔ سب بھوکے مرتے ہیں۔ اس پر جس شخص نے تھیلی چھپائی تھی۔ اس نے تھیلی لاکر اس کے سامنے رکھ دی۔ اور کہا۔ تم سارے شہر کو بھوکا نہ مارو۔ اپنی تھیلی واپس لے لو۔

تو

حقیقت یہ ہے

کہ ہر انسان اپنے اوپر ہی دوسرے کا قیاس کیا کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنے دوستوں پر حسن ظنی ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان دوستوں کے بھی آگے ایسے دوست ہو سکتے ہیں۔ جن پر انہیں حسن ظنی ہو۔ اور اگر اس کے چار یا پانچ مخلص دوست ہیں۔ تو ان کے بھی چار چار پانچ پانچ مخلص دوست ہو سکتے ہیں۔ اگر اس ذریعہ کو ہی اختیار کر لیا جائے۔ اور ہر شخص اپنے

پانچ دوستوں تک حق پہنچائے

اور ان پانچ دوستوں میں سے ہر شخص اپنے پانچ پانچ دوستوں کے پاس جائے۔ اور انہیں صداقت سے روشناس کرے۔ اور پھر وہ پچیس آدمی آگے اور پانچ پانچ دوستوں کا انتخاب کریں۔ اور انہیں سچائی سے آگاہ کریں۔ تو ایک آدمی صرف تین واسطوں میں سوا سو آدمیوں تک اپنے خیالات پہنچا سکتا ہے۔ ہمارا اس وقت یہاں دس ہزار آدمی ہے۔ اگر دس ہزار آدمی

اسی طریق پر کوشش کرے

تو سال بھر میں یہاں کی جماعت ساڑھے بارہ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اس سے اگلے سال ساڑھے بارہ کروڑ بن سکتی ہے۔ مگر یہ طریق اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب تمہارے دل میں لوگوں کی اتنی ہمدردی ہو۔ کہ ہر شخص جو تمہارے محلہ کا یا تمہارے علاقہ کا یا تمہاری تحصیل کا یا تمہارے ضلع کا ہو۔ وہ تمہیں اپنا دوست اور یارِ غار سمجھے۔ اور اس کا

دل اس یقین سے پُر ہو

کہ تم اس کے سچے خیر خواہ ہو۔ اگر تم اس کے دل میں یہ یقین پیدا کر دو۔ تو حق پہنچانے پر کسی لڑائی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ خود تمہارے پاس آئے گا۔ اور کہے گا کہ مجھے اپنے سلسلہ کے حالات بتاؤ۔ اور تمہارا اسے سلسلہ کے حالات بتانا اسے تبلیغ کرنا نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنا فرض ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اگر تم اسے حق نہیں پہنچاؤ گے تو وہ تم پر ناراض ہوگا۔ کہ تم میرے اچھے دوست ہو۔ کہ مجھے حق بھی نہیں پہنچاتے۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتے ہو۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں

کہ تبلیغ سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ مگر ان میں سے کوئی یہ تو کہے۔ کہ حق ادا کرنے سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اگر تم نے کسی کے سو روپے دینے ہوں۔ اور تم وہ روپے دینے کے لئے اس کے پاس جاؤ۔ تو کیا یہ فساد سمجھا جائیگا۔ یا اسے حق کا ادا کرنا قرار دیا جائیگا۔ اسی طرح اگر دوسرا شخص تمہارا سچا دوست ہے۔ اور وہ حق کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ تم سے لڑائی کرے وہ تمہارا ممنون ہوگا۔ کہ تم نے اسے حق پہنچایا۔ جس طرح وہ شخص جس کے تم نے سو روپے دینے ہوں۔ جب تم اس کے سو روپے ادا کرنے کے لئے اس کے پاس جاؤ۔ تو وہ تمہارا ممنون ہوتا ہے۔ پس صحیح طور پر

اپنی ذمہ داری ادا کرو

اور اپنی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب پہلے پہل یہاں ہمارے دوست آئے تو اس وقت وہ صرف تین چار سو تھے۔ مگر اب میرپور خاص تک ان کی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اور اگر وہ ہمت کریں۔ تو اگلے چند سالوں میں لاکھوں بلکہ کروڑوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تم کو اپنے حق ادا کرنے اور اپنے

فرائض کو سمجھنے

کی توفیق عطا فرمائے۔

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

کنری

مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب و عشا جماعت احمدیہ کنری کا جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فضل احمد صاحب بھٹی نے کی۔ نظم چوہدری خادم حسین صاحب بی اے نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کی اہمیت و عظمت اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم چوہدری ولایت محمد صاحب قائد مجلس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داری اور فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ رشید احمد صاحب نے درثمین میں سے محمود کی آمین والی نظم کا کچھ حصہ سنایا۔ اس کے بعد مکرم سردار محمد دین صاحب نے مضمون درباره صداقت مصلح موعود سنایا۔ مکرم صوفی مولا بخش صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبد الباقی صاحب صدر جلسہ نے ”علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔“ کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ آخر میں چوہدری محمد رفیق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوشیارپور والی تقریر پڑھ کر سنائی۔

خاکسار عبد الغفور بھٹی سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری سندھ۔ ضلع تھرپارکر۔

محمد آباد اسٹیٹ

۲۰ر فروری کو محمد آباد اسٹیٹ میں بعد از نماز ظہر جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت چوہدری غلام محمد صاحب عطا ایم ایس سی منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ایک جانور بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ بعد ازاں تلاوت اور نظم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ماسٹر مولا بخش صاحب نے پیشگوئی بابت مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے ”سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔“ پر روشنی ڈالی کہ کس طرح یہ نشان اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں اور رحمتوں کو ظاہر کرنے والا ہے۔ آخر میں مکرم و محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ بتایا۔ کہ کس طرح وہ سب علامات جو پیشگوئی میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ خاکسار غلام حیدر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ۔

نبی سر روڈ

مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ نبی سر روڈ میں جلسہ مصلح موعود از طرف جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ زیر صدارت جناب چوہدری غلام احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے تقریباً تمام احباب نے شرکت کی۔ رفیق احمد صاحب نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ پھر عبد المنان صاحب نے نظم پڑھی۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب نے اپنی تقریر میں بڑی وضاحت سے پیشگوئی کے پورا ہونے کے ثبوت دیئے۔ اور ذاتی مشاہدات بھی بیان فرمائے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم انسپکٹر صاحب بیت المال نے آپ کی صفت اولو العزمی کے بین بین ثبوت پیش کئے۔ بعدہٗ جناب صدر صاحب نے نصائح فرمائیں اور دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

منور خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر۔

قصور

جلسہ مصلح موعود مورخہ ۲۰ / ۲ / ۵۷ بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم ملک عبد العزیز صاحب امیر مقامی مسجد سنٹرل فلور ملز قصور میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید قریشی نور احمد صاحب نے اور نظم عزیزم ظفر احمد صاحب نے پڑھی اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کی غرض و غایت صاحب صدر نے واضح فرمائی۔ شیخ محمد اسلم صاحب۔ محمد ہادی صاحب فاروقی قریشی نور احمد صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ اور جلسہ بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

محمد صادق فاروقی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ قصور۔

چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا

مسجد احمدیہ چک ۳۵ جنوبی میں مورخہ ۲۰ / ۲ / ۵۷ کو جلسہ مصلح الموعود کیا گیا۔ جس میں جملہ افراد جماعت اور دیگر غیر از جماعت عورتیں اور مرد بھی شامل ہوئے۔ تقاریر ہوئیں۔ اور دعا کی گئی۔

خاکسار ہدایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر سندھ کے مختصر کوائف

از مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قریباً ہر سال اراضی سندھ کے معائنہ کے لئے سندھ تشریف لایا کرتے تھے۔ مگر ۱۹۵۴ء کے حملہ اور ۱۹۵۵ء کی ایک لمبی علالت کی وجہ سے حضور قریباً تین سال تک سندھ تشریف نہیں لا سکے تھے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائی اور حضور نے ایک لمبے وقفہ کے بعد اس سال پھر سندھ میں قدم رنجہ فرما کر ہزاروں بے تاب دلوں کو مسرت و شادمانی سے ہمکنار فرمایا۔

حضور ۹ فروری کو صبح نو بجے ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ کیونکہ حضور کا پروگرام تیزگام کے ذریعے سفر کرنے کا تھا۔ حضور کے اہل بیت میں سے سیدہ ام متین سلمہا اللہ تعالیٰ۔ سیدہ امۃ النصیر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم پیر معین الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمرکاب تھے۔ لاہور میں حضور نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ چونکہ گاڑی نے تین بجکر پچیس منٹ پر روانہ ہونا تھا۔ اسلئے حضور گاڑی کی روانگی سے تھوڑی دیر قبل سٹیشن پر تشریف لے آئے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے مخلص احباب بھی کثیر تعداد میں سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

راستہ میں اوکاڑہ۔ منٹگمری اور خانیوال کے سٹیشنوں پر جماعت کے بہت سے دوست تشریف لائے ہوئے تھے جنہیں حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ منٹگمری کے سٹیشن پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے حضور اور حضور کے تمام خدام کے لئے رات کا کھانا پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۰ فروری ساڑھے آٹھ بجے صبح گاڑی حیدرآباد پہنچی۔ جہاں جماعت احمدیہ حیدرآباد کے علاوہ کراچی سے مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی معہ دیگر مخلصین جماعت اور مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب معہ احباب ظفرآباد سے اور مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ناصر آباد سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضور کے اہل بیت اور خدام کو ناشتہ پیش کیا ناشتہ سے فارغ ہونے کے معاً بعد حضور بذریعہ جیپ کار بشیرآباد تشریف لے گئے۔ اور قافلہ کا کچھ حصہ سید داؤد مظفر صاحب کے ساتھ ناصر آباد روانہ ہو گیا۔ بشیرآباد کے کثیر احباب حضور کے استقبال کے لئے اسٹیٹ میں موجود تھے۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب معہ احباب ظفرآباد بھی سارا وقت موجود رہے دوپہر کا کھانا جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا۔ رات حضور نے کنال ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا۔ اور دوسرے دن وہاں سے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے

بشیرآباد سے حضور معہ اہل بیت بذریعہ جیپ کار ۱۱ فروری کو چار بجے بعد دوپہر روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضور نے میرپور خاص میں ایک رات قیام فرمایا۔ اس قیام کے دوران میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ اور دعوت طعام پیش کی۔

۱۲ فروری ساڑھے نو بجے صبح حضور میرپور خاص سے بذریعہ ٹرین ناصر آباد روانہ ہوئے۔ اور بارہ بجے کنجیجی سٹیشن پر پہنچے۔ مقامی اور کنری کی جماعت کے تمام دوست سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جنہوں نے حضور کو اھلاً وسھلاً مرحباً کہا اور پھر حضور وہاں سے بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے۔ مکرم سید داؤد مظفر صاحب نے حضور اور حضور کے تمام قافلہ اور مہمانوں کی تین وقت دعوت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۳ و ۱۴ فروری کو حضور نے ناصر آباد اسٹیٹ کی فصلوں اور باغ کا معائنہ فرمایا۔ ۱۵ فروری کو چونکہ جمعہ تھا۔ اسلئے ارد گرد کی جماعتوں کے تمام دوست جوق در جوق ناصر آباد تشریف لائے۔ مجموعی طور پر مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی تعداد سات سو کے لگ بھگ ہوگی حضور نے خطبہ جمعہ میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اگر ہر سال وہ ایک ایک احمدی بنانے کی کوشش کرتے۔ تو اب تک ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی حضور نے فرمایا کہ جماعت کو اپنی سستی دور کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ان پر اشاعت دین کا فرض عائد کیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی میں پوری تن دہی سے کام لینا چاہیئے۔

۱۶ فروری کو حضور محمود آباد کی اراضی کے معائنہ کے لئے محمود آباد تشریف لے گئے جہاں عزیزم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب مینیجر محمود آباد اور وہاں کے تمام احباب اور بچوں نے خوش آمدید کہا اور دوپہر کا کھانا اور چائے پیش کی۔ حضور نے تمام فصلوں کا معائنہ فرمایا۔ محمود آباد میں حضور نے ایک نئے گاؤں طاہر آباد کی تعمیرات کا بھی معائنہ کیا۔ اور دعا فرمائی۔ واپسی پر حضور نے کوٹھی کے ایک حصہ کی بنیاد رکھکر دعا فرمائی۔ اور شام کو ناصر آباد واپس آ گئے

۱۷ فروری حضور صبح ۹ بجے احمد آباد اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں عزیزم مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطا مینیجر احمد آباد معہ جملہ احباب جماعت احمد آباد۔ محمد آباد اور بنی سر موجود تھے حضور نے دوپہر کا کھانا احمد آباد میں تناول فرمایا۔ اور نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد محمد آباد اسٹیٹ کے سٹاف کو انعامات تقسیم فرمائے اور اڑھائی بجے کنری کے لئے روانہ ہو گئے ۳½ بجے کنری پہنچکر حضور نے جماعت کی طرف سے دی ہوئی ایک عصرانہ کی دعوت میں شمولیت فرمائی۔ اس میں کنری کے تمام معززین مدعو تھے۔ حضور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا اور ۵ بجے روانہ ہو کر ناصر آباد پہنچے

۱۸ فروری حضور نے محمود آباد ناصر آباد کے مینیجر صاحبان اور کارکنان کو مختلف ہدایات دیں اور شام کے وقت حضور معہ خدام اپنے باغ میں سیر فرماتے رہے۔

الحمد للہ کہ اس سفر کے دوران میں حضور کی طبیعت بالکل اچھی رہی اور حضور ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے باقاعدہ تشریف لاتے رہے۔ اور جماعت کے دوست حضور کے فیوض سے مستفیض ہوتے رہے۔

ضروری تصحیح

الفضل مصلح موعود نمبر مورخہ ۵۷/۲/۱۲ ۱۹ میں خاکسار کی فارسی نظم بر عنوان "ہرگز نہ در حقیقت بگذار بدگمانی" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شعر نمبر ۱۰ کا دوسرا مصرعہ غلط چھپ گیا ہے۔ "نے آفت زمانی نہ مخافت مکانی" صحیح ہے۔ وہاں غلطی سے مخالفت کا لفظ چھپ گیا ہے "مخالفت" کی بجائے مخافت پڑھا جائے۔

عبدالرحمٰن خاکی بی اے آریہ محلہ شہر راولپنڈی

ولادت

(۱) خاکسار کے ہاں ۱۰ فروری بروز اتوار کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بچہ عطا کیا ہے۔ بزرگوں اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ نو مولود کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو سلسلہ کا خادم بنائے۔ (نصیر الدین بھٹی راولپنڈی)

(۲) مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۶ء کو بوقت ۸½ بجے صبح مرزا سید محمد اکرم شاہ اسسٹنٹ محکمہ خوراک و زراعت سیکرٹریٹ مغربی پاکستان لاہور کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور بچہ کی درازئ عمر اور دین و دنیا میں ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔

آہ! میرے بھائی جان مرحوم

میرے برادر اکبر چوہدری ظہور الدین صاحب باجوہ موضع کھکھو والی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ابن چوہدری باغ دین صاحب مرحوم آف منٹگمری نہایت نیک، تہجد گذار اور خوش خلق انسان تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔ تبلیغ کا از حد شوق تھا۔ چنانچہ گذشتہ جلسہ سالانہ پر ایک آدمی کو بیعت کروا کر لے گئے تھے۔

مرحوم ہر ایک سے خندہ پیشانی اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ ایک دفعہ مرحوم ایک شخص پر ناراض ہو گئے۔ وہ بے چارہ غریب تھا افسردہ خاطر ہو کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد مرحوم کہنے لگے کہ اس شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ کئی آدمیوں کو اسی غرض سے بھجوا دیا گیا اور وہ اسے لے آئے آپ نے بڑی محبت سے اسے بلایا اور اس سے معافی مانگی اور کہا کہ میاں میں نے تم پر زیادتی کی تھی مجھے معاف کر دو اور میرے لئے دعا کرو۔ مرحوم نے بڑی شفقت سے اسے دودھ پلایا اور پیسے بھی دیئے۔

مرحوم کھکھو والی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں مقیم تھے اور شکر گڑھ میں فوڈ گرین انسپکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور تمام ضلع سیالکوٹ ان کی نیک نامی اور شہرت سے آشنا تھا۔

مرحوم کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ جہاں احمدیوں نے جنازہ پڑھا وہاں غیر احمدیوں نے بھی بعد میں کثیر تعداد میں نماز جنازہ پڑھی۔

مرحوم غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا خاص سلوک کرتے تھے۔ کوئی شخص ان کے پاس سوال کے لئے آ جاتا تو رد نہ کرتے ہمیشہ ان کی ضروریات پوری کرتے خواہ خود تکلیف میں ہی کیوں نہ رہتے۔ آپ نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اس وقت مرحوم کی والدہ کی عمر ۹۵ برس ہے۔

احباب کرام وجملہ درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ ان کی والدہ کو صبر جمیل عطا کرے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ناصر احمد باجوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

قابلِ تقلید مثال

ہمارے مکرم دوست ایس ایم اصغر حسین صاحب آف ڈھاکہ نے اپنے صاحبزادے اطہر عالم صاحب کی طرف سے جو امسال بی کام کا امتحان دے رہے ہیں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک سال تک ہر ماہ ایک پرچہ بشرح ۱۰ روپیہ سالانہ پر غیر ممالک میں اپنے خرچ سے جاری کرا دیا ہے۔ احباب عزیز اطہر عالم صاحب کی امتحان میں شاندار کامیابی اور عمدہ مستقبل کے لئے دعا فرمائیں اور اشاعت اسلام کی اس نیک مثال کی تقلید میں ریویو آف ریلیجنز کی ہر ممکن اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ہر قسم کی ترسیل زر بنام افسر صاحب خزانہ بعد ریویو کی جائے۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی - ربوہ

شکریہ

احباب کرام مجھے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ دعاؤں اور صحابہ کرام اور درویشان اور دوسرے احباب کی دعاؤں کی بدولت اپنے مقدمہ ملازمت میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ میں تمام احباب کا جنہوں نے اس احقر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار محتاج دعا

ملک بشیر احمد فلائٹ لفٹیننٹ

دعائے مغفرت

میری دادی صاحبہ مورخہ ۲/۱۱ بارہ بجے شب تین چار ماہ بیمار رہنے کے بعد رحلت فرما گئی ہیں۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۹۵ برس کے قریب تھی۔ مہمان نواز اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اس وقت مرحومہ کی اولاد چار بیٹے اور تین بیٹیاں اور پچاس ساٹھ کے قریب پوتے اور نواسے وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جملہ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد عبداللہ خان عابد (آف) جوہر آباد کارکن خلافت لائبریری ربوہ

زعماء انصار ضلع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جن اضلاع میں انصار کی ضلع وار تنظیم انصار قائم ہو چکی ہے اور زعیم انصار ضلع مقرر ہیں انہیں چاہیئے کہ ان کے ضلع کی جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں وہ مہربانی کر کے بہت جلد جائزہ لے کر مجالس انصار اللہ قائم کروا کر ان کے عہدہ داران انصار کا انتخاب کروا کر عہدہ داران کے نام برائے منظوری دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

زعیم انصار ضلع کو ان جماعتوں کی فہرستیں دفتر ہذا سے بھجوائی جا چکی ہیں جہاں مجالس انصار اللہ پہلے سے قائم ہیں۔ ان فہرستوں کو دیکھ کر ان جماعتوں کا بآسانی پتہ لگ سکے گا جہاں مجالس انصار اللہ قائم ہوئی ہیں۔ یا امیر ضلع کے ذریعہ ضلع کی جماعتوں کے متعلق معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بہرحال اس کام کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ

زعماء صاحبان انصار اللہ اور رپورٹ کارگذاری

بعض مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کی رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں نہیں پہنچ رہیں۔ اپنے کاموں سے باخبر رکھنے کے لئے رپورٹ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مرکز کو باخبر رکھا جا سکتا ہے اور آئندہ کیلئے اپنے کاموں کے متعلق مزید ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

اب آئندہ کیلئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ زعما صاحبان انصار کی رپورٹوں کے خلاصہ کا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہونے والی رپورٹ میں ذکر کیا جایا کرے تا ان کے لئے تحریک دعا ہو اور اخبار الفضل میں بھی رپورٹوں کے قابل ذکر حصے شائع ہوتے رہیں اس لئے جملہ زعماء صاحبان کو خاص طور پر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ بالالتزام ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ رپورٹ تنظیم انصار کے ہر شعبہ پر مشتمل ہونی چاہیئے (یعنی تعلیم وتربیت۔ اصلاح وارشاد۔ مال اور عمومی)

اگر کسی وجہ سے تنظیم انصار کا کسی ماہ میں کوئی کام نہ ہوا ہو تو بھی اطلاع بھجوا دینی چاہیئے کہ فلاں وجہ سے کام نہیں ہو سکا۔ بہرحال رپورٹ ضرور بھجوا دینی چاہیئے۔

قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار سخت مالی مشکلات سے دوچار ہے اور بہت مقروض ہو گیا ہے اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری مالی مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

محمد ظفر علی خان معرفت شریف جنرل سٹور مارکیٹ روڈ گمبٹ (سندھ)

(۲) خاکسار نے اپنے مطالبات کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دی ہے۔ احباب جماعت خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد حسین - چوہدری کا والہ

(۳) میرے بھائی نجے ملک محمد احمد کا بچہ کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

مریم بیگم مکان ۳۲/۱۲ دار الرحمت ربوہ

(۴) احباب سے درخواست ہے میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ مجھے خداوند کریم اس سال میٹرک میں کامیاب فرمائے۔ نیز میرے بھائی کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے

محمد انور پیر پلاٹ ۳/۲ سی ایریا لالوکھیت کراچی ۱۹

(۵) ایک عرصہ سے خاکسار کی صحت خراب ہے اور مالی پریشانی میں مبتلا ہوں۔ نیز میرا لڑکا دلدار احمد خان بھی قریباً ایک ماہ سے بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا کرے۔ پریشانی دور فرمائے آمین

ملک اقبال احمد خان ایاز سیالکوٹ

(۶) خاکسار کی لڑکی امینہ اختر نے اس سال میٹرک کا اور چھوٹی لڑکی نعیمہ اختر نے جماعت ہفتم کا امتحان دینا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

میاں محمد شریف ٹیلیفون سپروائزر لائلپور

(۷) خاکسار کا بڑا لڑکا میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین

نیاز احمد انچارج برانچ نقصان برلستہ بھاگٹانوالہ۔ ضلع سرگودھا

(۸) میری خالہ محترمہ (زوجہ ڈاکٹر محمد حسن شاہ صاحب چھتر ضلع حبیب آباد) بہت عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ چند دنوں سے ان کی حالت بہت خراب ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے آمین

شمیم احمد صدیقی - کراچی

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اول۔ تمام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء پانچ سالہ سکیم قرضہ حسنہ میں ضرور حصہ لیں۔

دوم۔ ہر امیر ضلع پر اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع میں سے آئندہ سال سو افراد اس سکیم میں شامل کرے۔ جو پانچ پانچ روپیہ ماہوار حسب سکیم پنج سالہ قرضہ تعلیمی بمد سکیم مرکز میں جمع کروائیں۔ اگر کسی ضلع میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد کم و بیش ہو تو اس نسبت سے کمی بیشی کر کے شمولیت اختیار کی جائے۔ سکیم کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پر اویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سکیم میں حسب حیثیت شامل ہوں اور رقم بھجوائیں اور نظارت کو اطلاع دیں (ہر ایک رقم افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد پنج سالہ تعلیمی قرضہ حسنہ میں آنی چاہئے)۔

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں سے حسب فیصلہ شوریٰ مقررہ تعداد احباب کو سکیم میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں اور جلد از جلد اس سکیم کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر تعلیم ربوہ

جماعتہائے احمدیہ شیخوپورہ کے لئے

جملہ امیر و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مؤرخہ تین مارچ ۱۹۵۷ء بروز اتوار صبح ۹ بجے میری کوٹھی واقعہ ریلوے روڈ پر برائے انتخاب امیر ضلع تشریف لے آویں۔

محمد انور حسین

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔

دعائے مغفرت

مستری مالی صاحب ننگل ۲۲/۱ کو احمد نگر میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابی تھے۔ صاف گو اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ نماز عصر کے بعد ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ آمین

عبدالمنان شاہد مربی ضلع لائلپور

مشرقی پاکستان کے احمدی برادران سے درخواست

رانچی بہار میں خاکسار کے ہاں ایک مختصر احمدیہ لائبریری قائم ہے۔ لیکن بنگالی ہندوؤں کو تبلیغ کے لئے بنگالی زبان کا کوئی تبلیغی لٹریچر موجود نہیں ہے جس کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ وہ بنگالی برادران کرام جن کی نظر سے یہ سطور گذریں براہ نوازش مختلف اقسام کے بنگالی لٹریچر جو ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے موزوں ہو مناسب تعداد میں بذریعہ بک پوسٹ رجسٹرڈ ارسال کر کے ممنون و مشکور فرمائیں۔ نیز اگر عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے بھی انگریزی بنگالی ٹریکٹ کسی دوست کے پاس ہوں تو وہ بھی بھجوا کر مشکور فرمایا جائے۔

خاکسار ایس ایم احمد ایڈووکیٹ در آشیانہ۔ رانچی (بہار)

خدا کے نمائندہ کی آواز

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک (تحریک جدید) پر آگے آئے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

مکان کی بنیاد

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے صوفی محمد عبداللہ صاحب پرشین ڈائل میکر سیالکوٹ کے (جو پاکستان میں گھڑیوں کے کامیاب ڈائل میکر ہیں اور اب ربوہ میں ہجرت کر کے آگئے ہیں) مکان کی بنیاد دارالرحمت ربوہ میں رکھی۔ جس میں دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرما کر دعا فرمائی۔ محترم صوفی صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے برائے اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں مزید ترقی دے۔ آمین (مینجر الفضل)

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء بروز بدھ مکرم بابو حمید احمد صاحب ڈرمین ماڈل ٹاؤن لائلپور کا نکاح مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ بنت مستری علیم اللہ صاحب مرحوم آف قادیان حال محلہ دارالرحمت ربوہ سے بعوض مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

مکرم بابو حمید احمد صاحب موصوف نے اعانت الفضل کے لئے مبلغ پانچ روپے عطا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مینجر الفضل۔ ربوہ)

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کی کامیاب سالانہ تقریب

اٹیمی توانائی اور اس کے استعمال کے موضوع پر نہایت مفید اور دلچسپ تقاریر

ربوہ ۲۵ فروری۔ کل سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر ڈاکٹر عبدالبصیر صاحب پال ایم ایس سی پی ایچ ڈی صدر شعبہ طبعیات پنجاب یونیورسٹی اور ڈاکٹر مقصود احمد صاحب پی ایچ ڈی اٹامک انرجی کمشن نے اٹیمی توانائی اور اس کے استعمال کے موضوع پر نہایت دلچسپ اور معلومات افزا لیکچر دیئے۔ اسی موقع پر ڈینٹل کالج لاہور کے سابق پرنسپل ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب نے بھی دانتوں کی بیماریاں اور ان کا علاج کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔

تعلیم الاسلام کالج کی سائنس سوسائٹی کی سالانہ تقریب کل بعد دوپہر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جس کے بعد محترم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے دانتوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انسان دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے دانتوں کی مختلف بیماریوں کے اثرات اور ان کی روک تھام کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کی دلچسپ تقریر کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ طبعیات کے صدر ڈاکٹر عبدالبصیر صاحب پال ایم ایس سی پی ایچ ڈی نے Atomic Energy and its Applications کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح ایٹم کو توڑ کر بے اندازہ قوت حاصل کی جاتی ہے جو صرف مہلک ہتھیاروں کے طور پر استعمال نہیں بلکہ اس سے دور حاضرہ میں بڑے مفید کام لئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایٹمی طاقت سرعت کے ساتھ بھاپ اور برقی طاقت کی جگہ لے رہی ہے۔ مستقبل قریب میں جملہ ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں ایٹمی طاقت اہم اور نمایاں حصہ لے گی آپ نے پردے پر مختلف سلائیڈ دکھا کر اپنی تقریر کو بہت دلچسپ اور عام فہم بنا دیا ——— ڈاکٹر پال کی تقریر کے بعد ڈاکٹر مقصود احمد صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی ممبر اٹامک انرجی کمشن نے جو صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اس موضوع پر مزید روشنی ڈالی — چائے کے وقفہ کے بعد ساڑھے چار بجے کالج ہال میں زیر صدارت ڈاکٹر عبدالبصیر صاحب پال ڈاکٹر مقصود احمد صاحب موصوف نے اردو میں ایٹمی توانائی اور اس کے استعمال کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح موجودہ دور میں ایٹمی توانائی بیماری کی تشخیص ان کے علاج اور زراعت کی ترقی میں استعمال کی جا رہی ہے۔ اس تقریب میں کالج کے طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔

جامعۃ المبشرین میں مجلس مذاکرہ علمیہ کا پہلا اجلاس

"مذہب اور سائنس" کے موضوع پر محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب کا لیکچر

ربوہ ۲۵ فروری۔ کل گیارہ بجے قبل دوپہر جامعۃ المبشرین میں مجلس مذاکرہ علمیہ کا پہلا اجلاس مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب لائل پور نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جسے حاضرین نے توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو جامعہ کے سکالر مرزا لطف الرحمن صاحب نے کی۔

پروفیسر خورشید احمد صاحب شاد نے مجلس مذاکرہ علمیہ کے قیام اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ مجلس اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ اہل علم حضرات باہم اکٹھے ہو کر مخصوص علمی موضوعات پر مقالے پڑھیں اور پھر ان پر باہم تبادلۂ خیالات کریں اور ایک دوسرے کے خیالات اور علم سے مستفید ہوں اور اس طرح علمی ترقی کی نئی نئی راہیں کھلیں چنانچہ مہینے میں دو بار اس کے اجلاس منعقد ہوا کریں گے۔ جن میں مجلس کے اراکین باری باری کسی نہ کسی علمی موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔ اور پھر اس موضوع پر کھل کر باہم تبادلۂ خیالات ہوگا بعد میں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو اس امر کا بھی اہتمام کیا جائے گا کہ مجلس کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا جائے۔ اور اس میں یہ مقالے یکجائی صورت میں شائع کئے جائیں چنانچہ مجلس کے پہلے اجلاس کا آغاز آج محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے لیکچر سے ہوا۔

بعدہٗ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا جس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ سچے مذہب اور سچی سائنس میں کبھی کوئی تضاد یا اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سچے مذہب کی بنیاد خدا تعالیٰ کے قول پر ہوتی ہے اور سچی سائنس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے فعل پر ہے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کبھی تضاد نہیں ہو سکتا۔ اور دونوں میں تصادم کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر تصادم ہو تو دونوں میں سے کسی ایک کی غلط ترجمانی اس کی ذمہ دار ہوگی نہ کہ سچا مذہب اور سچی سائنس۔ اس کے بعد آپ نے ثابت فرمایا کہ سائنس اور مذہب کی صلح اسلام کی آغوش میں ہی ممکن ہے۔ کیونکہ اسلام سچی سائنس کے منافی نہیں بلکہ وہ سچی سائنس کا مؤید اور حامی ہے آپ نے بعض سائنسدانوں کے غلط نظریات کی قرآن مجید کی روشنی میں تردید فرمائی۔ نیز بتایا کہ کس طرح سائنسدان مزید تحقیق کے بعد سابقہ نظریات کو ترک کر کے قرآنی صداقتوں کی طرف آ رہے ہیں۔

لیکچر کے بعد مذہب اور سائنس سے متعلق باہم ایک نہایت دلچسپ مذاکرے کا آغاز ہوا۔ جس میں صاحب صدر اور فاضل لیکچرار کے علاوہ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، مکرم ملک سیف الرحمن صاحب، مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، مکرم محمد احمد صاحب جامی ایم۔ ایس سی، مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حصہ لیا۔ نیز جامعہ کے طلباء نے بھی بعض نئے اشکال پیش کر کے بحث میں خاص دلچسپی لی۔ اور اس طرح ایک بجے بعد دوپہر کے قریب مجلس مذاکرہ علمیہ کا پہلا اجلاس نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام ...

اعلان

محلہ دار الصدر غربی میں نہایت باموقعہ ایک مکان قابل فروخت ہے۔ زمین ایک کنال ہے۔ اور مکان میں چار بڑے کمرے اور دو سٹور ہیں بجلی اور نلکا لگا ہوا ہے خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

خ۔ ح معرفت نظارت امور عامہ

ضروری اعلان

سید مقصود احمد حیدرآبادی (جو کراچی میں ملازم ہیں یا تھے) کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان کراچی میں پڑھیں۔ تو مجھے بوقت ضرورت احمدیہ مسجد کراچی میں ملیں۔ یا کراچی کے پریذیڈنٹ صاحب کو اپنا پتہ دے دیں۔

سعید نون (ڈرفٹی)
معرفت صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ربوہ

خریداران الفضل کا چٹ نمبر

جملہ خریداران روزنامہ الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء سے ان کا چٹ نمبر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت میں اپنے نئے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

اوقات روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ لمٹڈ سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
لاہور برائے سرگودھا	۳ ¼	۵ ½	۶ ¼	۸	۹ ½	۱۰ ¼	۱۲	۱۲ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا						
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	گوجرانوالہ کے درمیان ساڑھے چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						

رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]